کہ ہماری زندگی و معاشرت کا سب سے اہم مسئلہ یہی ہے۔ حالانکہ اگر ان کی جگہ تاریخی وتعمیری چیزیں بنائی اور دکھائی جائیں تو جوانوں میں مارنے کے بجائے مرنے کی تڑپ پیدا ہو جائے اور یہی تڑپ ہمیں موجودہ حالات سے نکال سکتی ہے۔

پاکستان کا استحکام وامن نبوی مشاورت کے فروغ میں مضمر ہے: بیوروکریٹ کا ایک طبقہ پوری قوم پر مسلط ہے۔عوام سے ووٹ تو لیا جاتا ہے۔لیکن انہیں کسی بھی درجہ میں شریک نہیں کیا جاتا۔ضرورت ہے کہ ہر شعبہ حیات سے کچھ ارباب حل وعقد کا ان کی خدمات کی بنیاد پر انتخاب کیا جائے اوران کے مشورہ سے ملک میں تبدیلیاں لائی جائیں۔ یہ مشاورت پنچائتی کمیٹی، احتساب کمیٹی، زکوٰۃ کمیٹی، مشاورت کمیٹی، امن کمیٹی کی شکلوں میں زیادہ سے زیادہ قائم کی جائیں تاکہ زندگی کے تمام شعبوں کے افراد نظام سلطنت میں اپنے کو حصہ دار سمجھیں اوراسی مشاورت کے ذریعہ ہم ملکی مسائل و مصائب کا حل نکال سکتے ہیں اور ملک میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ارشاد نبویؐ میں اسی طرف اشارہ ہے:

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (۹۳)

معاشرہ کا ہر فرد ذمہ دار شہری اور ہر فرد سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا

پاکستان کا استحکام فروغ علم نفاذ عدل اور اسلامی معیشت میں مضمر ہے: ہم نے پاکستان بننے کے بعد اس ملک میں برٹش لاء نافذ کیا۔اس کا سب سے اذیت ناک حصہ جسے کرمنل لاء آج بھی نافذ ہے، اسی کے ذریعہ ملزم کو مجرم اور مجرم کو جرم سے پہلے تحقیق سے پہلے عدالت کے فیصلہ سے پہلے سزا دی جاتی ہے۔ضرورت ہے کہ ملک میں عادلانہ قوانین نافذ ہوں، عادلانہ معیشت جاری کی جائے۔آج تک سودی نظام نافذ ہے۔تعلیم جس کے ذریعہ عوام کا شعور بلند ہوتا ہے اس کے لئے ملک کی صرف ڈھائی فیصد رقم مختص کی جاتی ہے، حالانکہ جب عوام کا شعور بلند نہیں ہوگا تو بھلا اس میں اچھے اور خراب کی تمیز کیسے پیدا ہوگی اور جب یہ تمیز نہیں ہوگی تو وہ ہر

ایک کا آلہ کار بن کر ملک کو تعمیر واستحکام کے بجائے تخریب میں مبتلا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا یہ ہے کہ وہ اس ملک کو قائم ودائم رکھے اور مستحکم بنائے۔ آمین

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورہ احزاب /۳۲

۲۔ اسلام کا نظام حکومت حامد الانصاری غازی ص/۲۲ (ندوۃ المصنفین دھلی طبع دوم ۱۹۵٦ئ)

۳۔ المنجدفی اللغۃوالاعلام۔نویس معلوف ج/۱، ص/۳٦۸ (دارالمشرق بیروت لبنان ۲٦/واں ایڈیشن ۱۳٤۲ھ) اور القاموس الجدیدمولانا وحید الزماں قاسمی ص/٤٥۲ (ادارہ اسلامیات لاھور طبع اول ۱۹۹۰ء)

٤۔ سیرت نگاری۔ عبدالعزیز عرفی ص/۲۳ (گیلانی پبلشرز کراچی، طبع اول ۱۹۹۰ء)

۵۔ ایضاً ص/۲۵

٦۔ سورہ الرحمٰن /۲۷

۷۔ تاریخ التمدن الاسلامی۔ جرجی زید ان ۔ ج/۱، ص/۳۲ (دارالھلال مصر)

۸۔ نقوش سیرت ۔نثار احمد، ص/۱۸۲ (ادارہ نقش تحریر کراچی مطبوعہ ۱۹٦۸ء)

۹۔ الحیلۃ الاجتماعیۃ فی الشعر الجاھلی، (الدکتور فاطمۃ عبدالفتاح ۔ ص/۹ (دارالفکر بیروت لبنان ۱۹۹٤ء)

۱۰۔ سیرت خاتم النبیین ۔ ڈاکٹر ماجد علی خان۔ ص/۷۲

(پروگریسیو بکس اردو بازار لاہور طبع اول ١٩٩٦ء)

١١۔ سیرت النبیؐ۔ شبلی نعمانی۔ ج/١، ص/١٢٧ (ندوۃ المصنفین دھلی)

١٢۔ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر۔ ابوالحسن علی ندوی ص/٧٤ (مجلس نشریات اسلام کراچی)

١٣۔ سیرت خاتم النبیین ص/٧٧

١٤۔ عربی ادب کی تاریخ (زمانہ جاھلیت) ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی۔ ج/١، ص/٥٢ (ترقی اردو بیورو نئی دھلی انڈیا طبع دوم ١٩٨٢ء)

١٥۔ سورۃ التکویر /٩۔٨

١٦۔ سورہ النحل /٥٩۔٥٨

١٧۔ صحیح البخاری۔محمد بن اسماعیل البخاری۔کتاب النکاح۔ باب من قال لانکاح إلا بولی۔ ج/٢، ص/٧٦٩ اور سیرت خاتم النبیین ص/٧٦

١٨۔ الرحیق المختوم (اردو) صفی الرحمن مبارکپوری ص/٦١ (المکتبۃ السلفیۃ لاھور طبع اول ١٩٨٧ء)

١٩۔ بلوغ الارب محمود شکری آلوسی مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن۔ ج/٣، ص/٢٦٠ (مرکزی اردو بورڈ ٣٦، جی گلبرگ لاھور ١٩٦٧ء)

٢٠۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سنن ابی داؤد کتاب الطلاق باب فی من اسلم وعندہ نساء اکثر من اربع ج/٢، ص/٣٦٥ اور سنن

ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل یسلم وعنده عشرة نسوة ج /۳، ص /٤٣٥ اور صحیح البخاری ج /۲، ص/۹۹۹ وغیره

۲۱۔ سه ماهی منهاج لاهور حصه سوم جنوری ۱۹۸۵ء، ص/۱۰۳

۲۲۔ بلوغ الارب ج/۳، ص /۲٦۰

۲۳۔ خطبات بهاولپور۔ ڈاکٹر محمد حمید الله۔ ص/۱۱۹ (اسلامیه یونیورسٹی بهاولپور)

۲٤۔ سیرت ابن هشام۔ ج /۱، ص /۱۷۰

۲۵۔ ارشادربانی هے : ان الحکم الا لله ۔

۲٦۔ انی جاعل فی الارض خلیفه میں اسی خلافت کی طرف اشاره هے۔

۲۷۔ اسلام کا نظام حکومت۔ ص/۹٦ تا ۹۸

۲۸۔ قرآن سے آیت نازل هوئی واولوالارحام بعضهم اولیٰ ببعض ٦ /۳۳٦ یعنی نسبی قرابتدار باهم وارث هوں گے که نزول کے بعد مواخات سے وراثت کی شق ختم هوگئی

۲۹۔ الرحیق المختوم ص/۲۹۱

۳۰۔ فقه السیرة ۔ محمد الغزالی ص/۱٤۰ (دارالکتاب العربی سن۱۳۷۰ھ)

۳۱۔ صحیح البخاری ج /۱، ص /۵۵۳ باب إخاء النبی بین المهاجرین والانصار،

۳۲۔ ملاحظه کیجئے قرآن آیات سوره الانفال /۷۲، سوره الحجرات /۱۰ اور احادیث کے لئے ملاحظه کیجئے بخاری

کتاب الاخلاق وغیرہ

۳۳۔ دیکھئے سورہ احزاب /۳۲، سورہ آل عمران /۱۵۴، سورہ المائدہ /۵۰ وغیرہ

۳۴۔ سیرت ابن ھشام ج /۱، ص ۵۰۳

۳۵۔ تاریخ الامم والملوك المعروف تاریخ طبری ج /۳، ص ۷۹ اور الرحیق المختوم ص /۵۳۵ تا ۵۴۸

۳۶۔ الرحیق المختوم ص /۵۴۴۔ دشمنوں سے رواداری کی مثال حضرت صفیہؓ سے نکاح بھی ھے ص /۵۹۷، مزید دیکھیں ص /۵۹۸

۳۷۔ اسلام کا نظام حکومت۔ ص /۳۶۶ تا ۳۶۸

۳۸۔ سورہ لقمان /۱۵ مزید دیکھئے الاسراء /۱۷، الانفال /۷۲

۳۹۔ صحیح البخاری کتاب الھبة اور صحیح مسلم کتاب الزکوٰة

۴۰۔ نیل الاوطار بحوالہ مسند احمد (بحوالہ ماھنامہ ترجمان القرآن جنوری ۱۹۹۵، ص /۴۲)

۴۱۔ سنن ابوداؤد کتاب الجنائز

۴۲۔ مسند احمد ج /۳، ص ۱۵۲

۴۳۔ صحیح البخاری کتاب الجنائز

۴۴۔ الرحیق المختوم، ص /۶۴۵

۴۵۔ سورہ الحج / ۳۹

۴۶۔ صحیح مسلم باب فضل سعد بن أبی وقاص۔ ج /۲، ص /۲۸۰ اور صحیح البخاری باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللہ ج /۱، ص /۴۰۴

۴۷۔ زاد المعارد ج/۲، ص۷۱ حافظ ابن قیم (مطبوعہ مصر ۱۳۴۷ھ) اور سیرت ابن ہشام ج/۲، ص /۴۷ ، جاسوسی پردیکھیں ۔الرحیق المختوم اور اسلام کا نظام حکومت کا، ص/ ۳۸۱

۴۸۔ مفردات امام راغب اصفہانی مادہ جھد کے ذیل

۴۹۔ اسلام کا نظام حکومت ص/۳۷۴

۵۰۔ اسلام کا نظام حکومت ص/۳۷۸ مزید جہاد پر تفصیلات ۳۸۵ تك دیکھیں۔

۵۱۔ خطبات بہاولپور۔ ڈاکٹر حمید اللہ ص/۱۷۹

۵۲۔ اسلام کا نظام حکومت ص /۳۰۰، بحوالہ مفردات امام راغب ج/۲، ص ۲۴۵

۵۳۔ تفسیر مظہری۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (آل عمران /۳ کے ذیل میں) ج/۲، ص/۱۶۲

۵۴۔ اسلام کا نظام حکومت ص/۳۰۱، بحوالہ فتح الباری ج/۱۳، ص ۲۸۶

۵۵۔ فتح الباری شرح بخاری کتاب بدء الاذن ج/۲، ص ۶۱

۵۶۔ تاریخ طبری ج/۲، ص /۲۷۳ اور تاریخ ابن اثیر ج/۲، ص/۴۵

۵۷۔ تاریخ ابن کثیر ج/۳، ص ۲۹۶

۵۸۔ تاریخ طبری ج/۳، ص/۱۱ اور تاریخ ابن کثیرج/۴، ص/۱۳

۵۹۔ تاریخ ابن اثیر ج /٤، ص /١٤٢ اور تاریخ طبری ج /٣، ص /٦٨

٦٠۔ تاریخ ابن کثیر ج /٤، ص /٣٥٤

٦١۔ تاریخ ابن کثیر ج /٥، ص /٩٩.

٦٢۔ صحیح بخاری ج /٢، ص ٨٧٢

٦٣۔ اسلام کا نظام حکومت ص /٣٣٩، بحواله نظام العالم والامم للجوهری ج /٢، ص /٢٢٤

٦٤۔ رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ ڈاکٹر حمید الله ص /١٠٨ (بادیس سالم کمپنی دیوبند ١٩٦٣ء)

٦٥۔ زادالمعاد ج /٣، ص /٦١

٦٦۔ الرحیق المختوم ص /٥٦١

٦٧۔ صحیح البخاری ج /١، ص /٤

٦٨۔ زادالمعاد ج /٣، ص /٦١

٦٩۔ زادالمعاد ج /٣، ص /٦٣

٧٠۔ سوره النصر /١

٧١۔ صحیح مسلم باب حجته النبی ج /١، ص /٣٩٧

٧٢۔ اسلام کا نظام حکومت ص /٤٠٣، ٤٠٤

٧٣۔ الرحیق المختوم ص /٢٧٤

٧٤۔ خطبات بهاولپور ص /١٨٥۔ ١٨٦

٧٥۔ خطبات بهاولپور ص /١٨١۔ ١

٧٦۔ سوره الاعراف /١٢٨

٧٧۔ سوره الاعراف /١٢٩

۷۸۔ سورہ المائدہ/٦٦

۷۹۔ سورہ الاعراف /١٣١

۸۰۔ سورہ الاعراف /١٣٣

۸۱۔ سورہ الاعراف /١٣٤۔١٣٥

۸۲۔ سورہ النساء/ ١٠٠

۸۳۔ سورہ ابراهیم/٧

۸٤۔ ماهنامه ترجمان القرآن لاهور۔ مارچ ١٩٩٦ء ص/٧٤

۸٥۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن

۸٦۔ مشکوٰة باب الشفعه والرحمة علی الخلق

۸۷۔ اسلام کا معاشرتی نظام خالد علوی ص/٣٦٤

۸۸۔ سورہ النساء / ٥٩

۸۹۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان عبدالوحید خان ص/٣٩٤

۹۰۔ عالم اسلام اور عیسائیت جولائی ١٩٩٧ء ص/١٠

۹۱۔ سنن نسائی باب غزوه الهند

۹۲۔ تفصیل دیکھئے ماهنامه الدعوه لاهور جولائی ١٩٩٦ء ص/٢٤

۹۳۔ صحیح البخاری ج/٥، ص/٨٤ صحیح مسلم ج/٣، ص/١٤٥٩

☆☆☆☆

تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول

(ایم اے، پی ایچ ڈی اور تخصص کے مقالہ ومضامین لکھنے والے
ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع ومانع رہنما کتاب)

ترجمہ

كيف تكتب بحثا أو رسالة دراسة منهجية

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر احمد شلبی الازہری
(استاذ جامعۃ الازہر، جامعہ قاہرہ، کیمرج یونیورسٹی برطانیہ)

مترجمین

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی — پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج — سابق پروفیسر بہاول پور یونیورسٹی

سپروائزر ایم فل/ پی ایچ ڈی ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان
وفاقی اردو یونیورسٹی۔ کراچی یونیورسٹی۔ ہمدرد یونیورسٹی
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

مطبوعہ مئی ۲۰۰۸ء

استحکامِ پاکستان کی بنیاد جرأت مندانہ قیادت میں ہے

مولانا سعید احمد صدیقی
ریسرچ اسکالر، وفاقی اردو یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامی، کراچی
فاضل علوم دینیہ/ فاضل عربی/ فاضل اردو، ایم۔فل، ایم۔اے، ایم۔ایڈ، ایل۔ایل۔بی

الحمدللّٰہِ رَبِّ العالمین وَالصلوٰۃُ والسَلام عَلٰی سیّد الرّسل وَ خَاتَمُ النَبِّیْنَ اَمَّا بعد!

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَکُ مُغَیِّراً نِّعْمَۃً اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُواْ مَا بِاَنفُسِہِمْ وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌO(۱)

''یہ اللہ کی سنت ہے کہ اللہ کسی قوم کو نعمت دینے کے بعد نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود نہ بدل جائیں، اور بے شک سننے والا، جاننے والا ہے۔

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے(۲)

کوئی بھی ملک اور قوم سیاسی، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے مستحکم نہیں ہوسکتی جو مخلص اور جرأت مند قیادت سے محروم ہو۔ ملک کی قیادت جس قدر مخلص، راستباز، دیانتدار اور قابل افراد کے ہاتھوں میں ہوگی اسی قدر ملک وقوم اور معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو ایسی قیادت منتخب کرنے کی ہدایت کرتا ہے جو مومن، صالح، قابل اور جرأت مند ہو۔ سورۂ بقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ اِنَّ اللّٰـہَ اصْطَفَاہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِیْ الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط (۳)

فرمایا اسے (طالوت کو) اللہ نے تم پر حکمراں بنایا اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی۔

وَ شَدَدْنَا مُلْكَهُ وَ آتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ O(۴)

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت عطا کی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت بخشی۔

کسی بھی ملک کی داخلی و خارجی سلامتی کے لئے چند لازمی عناصر ہوتے ہیں جن کا گراف جس قدر اونچا ہوا ہے ملک اسی قدر مضبوط و مستحکم ہوتا ہے اور جتنا گراف نیچے آتا ہے ملک اتنا ہی کمزور ہوتا ہے۔ ان میں سب سے پہلی چیز یا رأس العناصر جرأت مند، نڈر اور مخلص قیادت ہے جو نامساعد حالات میں بھی قوم میں مایوسی پیدا نہ ہونے دے۔ قوم کے سامنے ایسا بلند نصب العین پیش کرے جو اتنا واضح ہو کہ قوم کو اس کی حقانیت میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ پھر قیادت اس نصب العین کے ساتھ اتنی مخلص ہو کہ قوم کا کوئی فرد اس کے اخلاص پر انگلی نہ رکھ سکے۔ قیادت میں اگر یہ چیزیں موجود ہوں تو قوم کی طرف سے وفا ہمیشہ غیر مشروط ہوئی ہے اور قوم قیادت کے درمیان اس طرح وفادارانہ تعلق ملکی استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے، اعلان نبوت کے بعد کون سی ایسی اذیت اور مصیبت ہے جو مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کو پیش نہیں آئی۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کٹھن حالات میں بھی نہ خود ہمت ہاری نہ پسپائی دکھائی نہ اپنے مشن سے پیچھے ہٹے۔(۵) نہ اپنے ماننے والوں (صحابہؓ) کا حوصلہ پست ہونے دیا بلکہ کلمہ طیبہ کی برکت سے انہیں عرب و عجم کے باجگزار ہونے کا مژدہ سنایا۔(۶) لوگوں کے ساتھ مخلصانہ ہمدردی، خیر خواہی اور غمخواری کی چشم دید گواہی آپ ﷺ کی قریب ترین شخصیت یعنی سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی ہے۔(۷) اپنی قوم کے ساتھ اخلاص اور خیر خواہی کا بے مثال طرز عمل آپ ﷺ نے اس وقت بھی نہ چھوڑا جب آپ ﷺ دس لاکھ مربع میل کے واحد حکمران تھے۔(۸) اور جب ربّ کریم نے آپ ﷺ کے واسطے زمین کے خزانے کھول دیئے بلکہ زمین کے خزانوں کی چابیاں عنایت فرما دی تھیں۔(۹) جب آپ ﷺ کے سامنے ہدایا، خمس جذیر اور